16 جولائی 2015ء

اسٹیٹ بینک نے معیشت کی کیفیت پر تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 15ء جاری کردی

بینک دولت پاکستان نے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی تیسری سہ ماہی رپورٹ پارلیمنٹ میں جمع کرادی۔ معیشت کی کیفیت کے بارے میں جاری ہونے والی اسٹیٹ بینک کی رپورٹ کے مطابق مالی سال 15ء کی تیسری سہ ماہی کا اختتام ملک کے معاشی ماحول میں نمایاں بہتری پر ہوا۔ بیرونی شعبے میں خاصی بہتری دیکھی گئی: (الف) کارکنوں کی ترسیلات زر کی بھرپور نمو، اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت زیادہ رقوم کی آمد اور تیل کی قیمتوں میں یکدم کمی سے جاری کھاتے کو فائدہ ہوا اور مس 15ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران اس میں نمایاں بہتری آئی اور (ب) اسٹیٹ بینک کے زرِمبادلہ کے ذخائر ایک سال پہلے کے مقابلے میں دگنے سے بھی زیادہ ہوگئے جو ملک کے تین ماہ کے درآمدی بل کو پورا کرنے کے لیے کافی ہیں۔

شرح مبادلہ کے استحکام اور تیل کی بین الاقوامی نرخوں میں کمی کا فائدہ ملکی صارفین کو منتقل کرنے کے حکومتی فیصلے اور محتاط زری انتظام کی بنا پر نہ صرف گرانی ایک عشرے کی پست ترین سطح پر آگئی بلکہ گرانی کی توقعات بھی کم ہوئیں جیسا کہ آئی بی اے اسٹیٹ بینک اعتمادِ صارف سروے سے ظاہر ہے۔ گرانی میں کمی وسیع البنیاد ہے: قوزی گرانی (core inflation) کے تمام پیمانوں (غیر غذائی غیر توانائی، تراشیدہ [trimmed] اور صارف اشاریہ قیمت کے قدرے مستحکم جز [Relatively Stable Component of CPI]) میں زیر جائزہ مدت کے دوران قابل ذکر کمی واقع ہوئی۔

رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ جولائی تا مارچ مس 15ء میں بجٹ خسارہ تھوڑا سا کم ہوکر جی ڈی پی کا 3.8 فیصد ہوگیا جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں 3.9 فیصد تھا۔ جولائی تا مارچ مس 15ء میں ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں 12.7 فیصد بڑھیں جو کہ جولائی تا مارچ مس 14ء کی نمو 17.9 فیصد سے خاصی کم تھیں۔ محصولات کے برخلاف اخراجات پر قابو پانے کی حکومتی کوششوں سے مالیاتی یکجائی (fiscal consolidation) کو سہارا ملا۔ جولائی تا مارچ مس 15ء میں مجموعی اخراجات 8.3 فیصد بڑھ گئے جبکہ مس 14ء کے اسی عرصے میں 8.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ یہ امر بھی حوصلہ افزا ہے کہ اخراجات میں کمی کا اثر ترقیاتی اخراجات پر نہیں پڑا جو زیر جائزہ مدت کے دوران 20 فیصد سال بسال سے زائد بڑھ گئے۔

رپورٹ کے مطابق بجٹ خسارے کی مالکاری سے نشاندہی ہوتی ہے کہ حکومت نے اسٹیٹ بینک سے گرانی پر مبنی قرض گیری پر انحصار نہیں کیا بلکہ اس نے جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران 674.4 ارب روپے (نقد بنیاد پر) کی بھاری رقم واپس کی۔ اس کے نتیجے میں حکومت نہ صرف اسٹیٹ بینک سے اپنے قرضوں کو آخر مارچ 2015ء کے لیے آئی ایم ایف کی حد کے اندر رکھنے میں کامیاب رہی بلکہ ایس بی پی ایکٹ 1956ء میں مقرر کردہ صفر سہ ماہی قرض گیری کی حد کو بھی پورا کردیا۔

ان بہتر حالات کی بنا پر پالیسی سازوں کی توجہ استحکام سے بتدریج معاشی نمو کی طرف منتقل ہو رہی ہے۔ اسٹیٹ بینک نے زری نرمی شروع کردی ہے اور اپنا پالیسی ریٹ تاریخ کی پست ترین سطح پر لے آیا ہے تاکہ معاشی سرگرمی کو تحریک ملے۔ پالیسی میں تبدیلی سے نجی شعبے کے قرضوں کو تقویت ملنے کا امکان ہے جن میں جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران صرف 5.5 فیصد نمو ہوئی تھی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 10.0 فیصد تھی۔ توقع ہے کہ سرمایہ کاری کو، جو حالیہ برسوں کے دوران معاشی نمو کے لیے تشویش کا باعث رہی ہے، زری نرمی اور پاک چین اقتصادی کوریڈور کے تحت مجوزہ سرمایہ کاری سے فائدہ پہنچے گا۔

رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا کہ مالی سال 15ء کے دوران حقیقی جی ڈی پی میں 4.24 فیصد نمو ہوئی۔ اگرچہ یہ مالی سال 08ء کے بعد سے بلند ترین سطح ہے لیکن یہ سال کے مقررہ ہدف 5.1 فیصد سے کم رہی کیونکہ اقتصادی سرگرمیوں کو درپیش بیشتر دشواریاں برقرار رہیں۔ مس 15ء کے دوران شعبہ زراعت میں مس 14ء کی شرح 2.7 فیصد کے مقابلے میں کسی قدر بلند نمو (2.9 فیصد) ہوئی۔ جولائی تا مارچ مس 15ء میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی (LSM) میں 2.5 فیصد نمو ہوئی جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 4.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اجناس کے پیداواری شعبوں (زراعت اور صنعت) میں قدرے کم نمو کے باوجود مالی سال 15ء کے دوران خدمات کے پیداواری شعبوں میں 5.0 فیصد نمو ہوئی جو گذشتہ برس کے 4.4 فیصد سے زائد ہے۔

بہرحال رپورٹ کے مطابق اہم معاشی اظہاریوں میں نمایاں بہتری کے باوجود طویل عرصے سے موجود بعض ساختی (structural) مسائل پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے جو مختلف شعبوں کی کارکردگی کو متاثر کرتے رہے ہیں۔ سب سے بڑھ کر برآمدات، جو ملک کے لیے زرِمبادلہ لانے کا سب سے بڑا ذریعہ ہوتی ہیں، حالیہ ماضی میں جمود کا شکار رہی ہیں اور جولائی تا مارچ مس 15ء کے دوران کم ہوئیں۔ دوم، چونکہ غیر قرضہ جاتی رقوم کی آمد کم رہی اس لیے ملک کو جاری کھاتے کا خسارہ پورا کرنے اور زرِمبادلہ کے سیال ذخائر بڑھانے کے لیے قرضوں کی آمد پر انحصار کرنا پڑا۔ خالص براہ راست بیرونی سرمایہ کاری (net FDI) اگرچہ پچھلے سال کی سطح پر رہی تاہم منافع رمنافع منقسمہ کی مد میں رقوم کے اخراج کے مقابلے پر نہ آسکی۔ سوم، ٹیکس وصولیوں کی نمو بدستور مشکل رہی۔ آخراً، اداروں کے درمیان قابل وصولی رقوم کا معاملہ شعبہ توانائی کے موثر طور پر کام کرنے کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔

***